سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ع ۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
} ایڈیٹران

میکلاؤڈ روڈ حافظ مستری محمد دین

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۲۴ء | نمبر ۵۰

رباعیات منت

ہمت سی جو ہار جانے والے ہم ہیں
ہر ہاتھ میں داؤ کھانے والے ہم ہیں
کب چوسر فن میں پائی بازی منت
تیغی اور تیغ کانے والے ہم ہیں

اولاد خدا رعایہ دایہ سرکار
ہے تخت زمیں پہ عرش پایہ سرکار
رہ تابع حکم بادشاہی منت
اللہ کی ذات کا ہے سایہ سرکار

بے فیض جو دوستی کا قانون نہیں
سیکھے اس مدرسہ میں ہم تون نہیں
دل چیر کے دوستوں کے دیکھو منت
گر رنگ سفید ہو تو وہ خون نہیں

نامی تو کریگا نام میرا مجھ کو
دم میرا ہی دیگا دام میرا مجھ کو
کیوں لوں میں ڈھونڈ ورئیے کا منت احساں
شہرت دیگا کلام میرا مجھ کو

دائی بریاست کہ شام آمد وما در خوابیم
جائے مے دُرد بجام آمد وما در خوابیم
صورت شیب پذیرفت شباب اے منت
آفتابم لب بام آمد و ما در خوابیم

شہروں میں تو کالجوں کا جمنا دیکھو
دیہات میں مدرسوں کی گنگا دیکھو
ہملائیہ علم ہے جو برٹش منت
تعلیم کا بہ رہا ہے دریا دیکھو

کیوں کہہ دوں کہ از راہ حسد کہتا ہے
شاہت نہیں کچھ غیر سند کہتا ہے
لیکن میں بُرا اس کو سمجھتا کہ کہے
وہ نیک ہے منت کو جو بد کہتا ہے

سمجھے کہ برآید از دہانت ہشدار
کانرا پرسید ہند اہل بازار
تقطاع طرق حرف گیراں منت
دالبستہ بدار تاکہ تابند بدار

دوران لبقا جوشل صرصر گذرا
منت سے کہو کہ نیک و بد گذرا
جانا ظالم نے ظلم ہم پہ یہ کیا
گردن پہ رہا اسی کے ہم پر گذرا

صد حیف کہ جائے کشمکش ہے دنیا
دم بھر کے لیے حباب وش ہو دنیا
پھر کیوں کشش رنج میں ہو واقف ہو کر
منت ہے روز رنج و کشش ہو دنیا

بچپن لہو لعب میں گنوایا ہم نے
کچھ عہد شباب میں نہ پایا ہم نے
پیری میں خیال پارسائی منت
جب پیٹھ جھکی تو سر جھکایا ہم نے

پاس آئے تو دور ہی سے تھم جائینگے
کوشش بھی بہت کریں تو کم جائینگے
یہ اہل زمیں زمیں کے کیڑے منت
کیوں کہتے ہیں آسماں میں ہم جائینگے

ہندو اور آریہ

گذشتہ سے پیوستہ

کلیات آریہ مسافر میں لیکھرام صاحب لکھتے ہیں۔

(۴) کہ مسئلہ تناسخ یا آواگون اُن مشہور مسائل میں سے ہے۔ جن میں آریہ سماج کا جدید مذاہب سے اختلاف ہو"۔ (صفحہ ۴۳) اس سے ذرا ہی آگے لیکھرام صاحب برہمو دل کا یہ اعتراض درج کرتے ہیں کہ (۵) "تناسخ کے ماننے والے قبول کرتے ہیں کہ خدا روحوں کا خالق نہیں ہے۔ اور وہ مثل خدا کے قدیم یعنی اناد ی اور خود بخود ہیں اور یہ ماننا اُن کے لئے اس مسئلہ کی بنا پر ضروری ہے۔ کیونکہ اگر اس جنم میں روح جو کچھ کرتی اور بھوگتی ہیں وہ پچھلے جنم کا نتیجہ تھا تو اس طریقہ پر دور تسلسل قائم ہو جاتا ہے اور روح کی پیدائش کی ابتدا نہیں رہتی اور روح خود بخود اناد ی یا قدیم ثابت ہوتا ہے"۔ (صفحہ ۸۰)

اس سے معلوم ہوا کہ چونکہ برہم سماج تناسخ کو نہیں مانتی۔ اس لئے وہ ایک جدید مذہب ہے۔ جسے آریہ سماج سے اختلاف ہے۔ اس پر مصنف کلیات آریہ مسافر کا حسب ذیل حاشیہ ہمارے دعوے کی مزید تصدیق کرتا ہے۔ (۶) حاشیہ۔ آج تک دو چھوٹے رسالے یعنی

رد تناسخ کی اصلیت برہمو سماج کی طرف سے شائع ہوئے پیفلٹ ۱۹۰۵ء میں۔ پہلے کے مصنف مسٹر اگنی ہوتری صاحب ہیں اور دوسرے کے ایک پنجابی برہمو۔ چونکہ دوسرے نے تمام اعتراض رد تناسخ سے اخذ کئے ہیں۔ کوئی نیا اعتراض نہیں کیا۔ بنابراں ہم اول الذکر کا ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے کا رد اس میں شامل ہو" (کلیات صفحہ ۸۰)

(۲) سوال برہمو۔۔۔ تناسخ کو مان کر یہ کہنا کہ آدمی کی رُوح اپنے بُرے کرموں کے سبب سے گئو۔ بیل۔ گدھے گھوڑے اور سور اور گھاس اور پودوں اور درختوں کے جسم میں داخل ہوتی ہو۔ ایک ایسا خیال ہو کہ جو واقعات اور تجربہ اور حقیقت کے بالکل برخلاف ہے اس لئے جھوٹا اور بیہودہ ہے (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۸۶)

پس ثابت ہوا کہ ہندوؤں کے کئی فرقے ایسے ہیں جو کہ تناسخ کو ایک بیہودہ اور جھوٹا عقیدہ کہتے ہیں اور آریوں سے اس مسئلہ میں بالکل اتفاق نہیں کرتے۔

(۸) شوپور دھام ہو۔ اس میں مکت جیو بے سہارے رہتے ہیں۔ وہاں پیدا ہونا مرنا وغیرہ تکالیف نہیں۔ اور وہاں وہ ہمیشہ چین سے رہتے ہیں پھر جنم مرن میں نہیں آتے سب اعمال سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ یہ جینیوں کی مکتی ہے (ست پر صفحہ ۵۹۰)

جنت و پرلوک کے منکر سوامی جی کی جو بحث ستیارتھ پرکاش میں چارواک وغیرہ پر ہوئی ہو۔ اس میں آپ نے لکھا ہے کہ

(۱) "چارواک۔ ابھانک۔ بودھ اور جین۔ یہ سب دنیا کی پیدائش سوبھاؤ سے مانتے ہیں۔ سب اشیا (اپنے) ذاتی خواص سے ملکر بنتی ہیں جہاں کا خالق کوئی نہیں لیکن یہ صرف چارواک والے ہی مانتے ہیں۔ پرلوک اور جیواتما (کو) بودھ جین (مت والے) مانتے ہیں۔ چارواک والے نہیں۔ باقی مسائل میں ان تینوں کا عقیدہ سوائے چند فروعات کے یکساں ہے۔

(۲) ان کے مسائل یہ ہیں کہ نہ کوئی سورگ ہے نہ نرک اور نہ کوئی پرلوک میں جانیوالا آتما ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے فرائض کچھ فائدہ پہنچانے والے ہیں (۳) اگر یگیہ (قربانی) میں جانور کو مارکر اس کا ہوم کرنے سے وہ سورگ میں جاتا تو یجمان اپنے باپ وغیرہ (رشتہ داروں) کو مارکر ان کا ہوم کرکے انہیں سورگ میں کیوں نہیں بھیجدیتا۔۔۔۔۔

(۶) جو لوگ کہتے ہیں کہ موت کے وقت جیو (روح) جسم سے نکلکر پرلوک (دوسری دنیا) کو جاتا ہے۔ وہ جیو ہی نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کنبہ کی محبت میں گرفتار ہوکر جیو پھر گھر میں آجاتا (ست پر صفحہ ۵۳۰ و ۵۳۱)

(۳) یہ چارواک والے جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو (روح) کی پیدائش اور اس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا فنا ہونا مانتے ہیں۔ تناسخ اور پرلوک (عاقبت) کو نہیں مانتے" (ست پر صفحہ ۵۳۲)

گوشت خور ہندو آریہ سماج کا عقیدہ بقول سوامی جی یہ ہے کہ

(۱) برہمچاری اور برہمچارنی شراب پینے۔ مانس کھانے۔۔۔ اوروں کے نقصان وغیرہ بُرے کاموں سے بچے رہیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۶ و ۷۷ طبع اول)

(۲) کیونکہ منشی اشیا عقل کو بگاڑنے والی ہیں۔۔۔ اور شراب گوشت کے کھانے پینے والے ملیچھوں کے ہاتھ کا نہ کھائے۔ کیونکہ ان کے جسم شراب اور گوشت کے ذرات سے پُر ہوتے ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۰۳)

(۳) جب گوشت خور اور شراب نوش پردیسیوں نے اس ملک پر اپنا تسلط جمایا۔۔۔۔ تب سے ہی آہستہ آہستہ آریوں کا دُکھ بڑھتا گیا (ست پر صفحہ ۴۰۳)

(۴) جو آدمی گوشت کھائیگا اُس کے مزاج کے ہنسک (تند) ہو جانے کا اندیشہ ہے" (ست پر صفحہ ۴۰۳)

یہ تو ہوئی آریہ سماج کی تعلیم اب پنڈت دیانند کی زبانی گوشت خور ہندوؤں کا ذکر بھی سُنیئے۔

(۵) گوشت خوری کی ہدایت بھی وام مارگی مفسروں کی کارستانی ہے۔ اس لئے اُن کو راکشس کہنا بجا ہو لیکن ویدوں میں کہیں گوشت کھانا نہیں لکھا۔۔۔۔۔ وام مارگیوں نے لغو فرضی باتیں گھڑ کر ویدوں کے نام سے اپنی مطلب براری کرنے کے لئے حسب دلخواہ شراب نوشی گوشت خوری۔۔۔۔ وغیرہ بُرے کاموں کو مروج کرنے کے لئے جو ویدوں پر دھبہ لگایا ہے۔ وغیرہ الخ (ست پر صفحہ ۵۳۲ و ۵۳۳)

(باقی آئندہ) قان

انسداد شراب نوشی

گذشتہ سے پیوستہ

انسداد شراب نوشی سے قبل جو نقشے تیار کئے گئے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہو کہ مقام سفنائی میں مزدور صرف ۴ ڈالر فی ہفتہ مع خوراک اور ساڑھے سترہ ڈالر بلا خوراک پایا کرتے تھے۔ لیکن سٹیل ہی آجکل مفید شربت اور عرق کے کارخانوں کے ملازم فی ہفتہ ۲۵ ڈالر پانے لگے ہیں۔ ڈولز میں ۱۴ ڈالر ملتا ہے۔ اور ریسوکین میں قریب ۳۰ ڈالر کے فی ہفتہ مل رہا ہے۔ جوں جوں اس تحریک کا اثر بڑھتا گیا ووں ووں ریاست کے مزدور پیشہ طبقہ کے لیڈران نے محسوس کیا کہ کام کرنے والوں پر اس تحریک کا بہت اچھا اور مفید اثر پڑ رہا ہے۔

ایری زونا اسٹیٹ فیڈریشن کے پریذیڈنٹ کا بیان ہے کہ یہاں کے کاریگروں کی مالی اور اخلاقی حالت پر اس تحریک کا بہت عمدہ اثر پڑا اور یہ لوگ اپنی حالت کے بہتر بنانے میں ہمہ تن مستغرق ہیں۔ اورگن اسٹیٹ ارگنائزیشن کے پریذیڈنٹ نے جبکہ اس تحریک کی مخالفت کی اور سمجھا کہ اس سے ہمارے حقوق پامال ہونگے لیکن اس کے نفاذ کے بعد اس کے بیش بہا فوائد کو دیکھ کر یہی اُس کا حامی بن گیا۔ ڈولز کے مزدور پیشہ اور تجارتی انجمن کے پریذیڈنٹ کا بیان ہے کہ یہاں کے فوجی سپاہی بھی اس تحریک کے موقوف کرنے کے واسطے ووٹ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشان

مطبوعہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۴ء

دفتر نور افشاں کی تبدیلی

ناظرین کرام و معزز نامہ نگاران نور افشاں کو معلوم ہو کہ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۴ء کے روز سے نور افشاں کا دفتر میکلاؤڈ روڈ حاطہ مستری محمد دین صاحب میں آگیا ہے اور وارث روڈ کو چھوڑ چکا ہو۔ لہٰذا ایڈیٹر نور افشاں کے نام آگے کو مضامین و اشتہارات وغیرہ جو روانہ فرمانا ہو اور ایڈیٹر سے اگر خط و کتابت کرنا منظور ہو تو میکلاؤڈ روڈ لاہور۔ حاطہ مستری محمد دین صاحب کے پتہ پر کرنا چاہئے

ایڈیٹر نور افشاں

حل الاشکال

یسوع مسیح کے شاگردوں کے چالیس دن

ہمارے معزز مخاطب اس بات کو یاد فرمائیں کہ واقعات کا وقوع تحریر پر مقدم ہوتا ہو۔ کسی محرر کی تحریر مؤخر ہوتی ہے۔ اس اصول کے موافق انجیل مقدس کے واقعات مقدم ہیں اور انجیل کی تحریر مؤخر ہے۔ ہم صرف فی الحال انجیل واقعات میں سے اُن کا ذکر کرتے ہیں جو یسوع مسیح کے شاگردوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔ پیشتر کے بیان میں ہم نے یسوع مسیح کے شاگردوں کی کمزوریاں بیان کیں کہ وہ اپنے اُستاد کے ساتھ رہتے ہوئے اپنے حسب منشا ترقی نہ ہو گئے تھے۔ پھر اُن کی کمزوریوں کے مطلب پر بھی اختصاراً روشنی ڈالی گئی جس سے اختصاراً یہ حقیقت بخوبی ظاہر کر دی گئی کہ یسوع کے شاگرد ابتدا سے اپنے استاد کی صلیبی موت کے دن تک گو یسوع مسیح کے سچے مومن و وفادار تھے۔ اُن میں ایمانداری اور وفاداری اس درجہ کی تھی کہ اس کو اُن کے اُستاد کی صلیبی موت کا صدمہ اور اُن کے دشمنوں کی فتح کسی طور سے نہ مٹا سکی۔ گو وہ قدرتی طور سے اپنی جانوں کو بچانے کی از حد کوشش کرتے رہے تو بھی اُن کے مسیحی ایمان اور وفاداری میں فرق نہ آیا۔ دنیا کو انجیل تلوار سے فتح کرنے والے ابتدا میں اپنے دشمنوں کے آگے گیدڑوں کی طرح چھپتے پھرتے تھے۔ پر ہنوز وہ ملہم نہ تھے۔ انہوں نے الہام الٰہی یسوع مسیح کی وفات کے دن سے پینتیکوست کے دن تک کے عرصہ میں پایا تھا۔ جو چالیس روز کا عرصہ تھا۔ انہوں نے اپنے اُستاد کی وفات تک کوئی انجیل نوشتہ قلمبند نہ کیا تھا۔

ہم اس بات کو بالکل فراموش نہ کریں کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو نہایت اہم و اعلیٰ خدمت کے لئے بلایا تھا اُن کو نہایت اعلیٰ اختیار و قدرت کے کام میں لانے کے لئے بلایا تھا۔ یسوع مسیح کی صلیبی موت کے دن تک حواریوں نے اپنی بلاہٹ کی ذمہ داری کو کم سمجھا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک وہ اپنے اُستاد پر ضرورت سے زیادہ دینی خدمت اور کام کی ذمہ داری ڈالتے آتے تھے۔ اس وقت تک وہ اپنے اُستاد سے سیکھنے والے ہی تھے۔ اس وقت تک وہ اپنے اُستاد کی عجیب و غریب زندگی کو اور اس کے کام و کلام کو پڑھنے اور دیکھنے اور سننے والے ہی تھے۔ اس وقت تک وہ ہرگز ملہم نہ تھے۔ بلکہ جو کچھ وہ دیکھتے اور سنتے تھے وہ معمولی قوای ذہنیہ اور علم و ادراک اور عقل و فکر کیساتھ دیکھتے اور سنتے تھے۔ یہی وجہ ان کی اُن کمزوریوں کے رونما ہونے کی تھی۔ جنکا ذکر ہو چکا ہے۔

مگر جو زمانہ یا وقت یسوع مسیح کے مصلوب ہونے کے دن سے پینتیکوست کے دن تک کا ہے یہ وقت و زمانہ جو یسوع مسیح کے حواریوں یا شاگردوں کے صاحب الہام ہونے کا زمانہ کہلاتا ہے۔ یہ زمانہ اس وقت و زمانہ سے بالکل مختلف ہو جو اُستاد اور شاگردوں کی باہمی رفاقت کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ کے واقعات و حالات مسیحیت اور انجیل فہمی کی بسم اللہ ہیں۔ گویا انجیل مقدس کو لکھنے والوں نے در اصل انجیل کی بسم اللہ یسوع مسیح کی وفات کے دن سے پینتیکوست کے دن تک کے واقعات قلمبند کرنے سے کی ہے۔

ہم یہ بات بھی یاد دلا دینا چاہتے ہیں کہ عرصہ مذکور کے پہلے روز جس دن ان کا اُستاد مصلوب ہو کر دفن کر دیا گیا تھا۔ جملہ شاگرد یسوع مسیح کے تیسرے دن زندہ ہونے کی امید ہاتھ سے دے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک شاگرد ایسا نہ تھا جو اپنے اُستاد کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا منتظر ہو۔ وہ تو خود دشمنوں کی فتح کے باعث جان چھپاتے پھرتے تھے۔ ایسی حالت میں اُن کے ذہنوں سے اُن کے اُستاد کی تعلیم کا جو اُس نے اُن کو ساڑھے تین برس تک دی تھی فراموش کر دینا ایک قدرتی بات تھی۔ اُنکی اسی حالت پر ذیل کے مقامات شاہد ہیں۔ متی ۲۸: ۱- مرقس ۱۶: ۱-۳ لوقا ۲۴: ۱-۲ یوحنا ۲۰: ۱- ان مقامات میں ذکر ہے کہ یسوع مسیح کو دفن کرنے کے بعد تیسرے دن کی صبح کو چند مسیحی دلیر عورتیں یسوع مسیح کی لاش پر خوشبو لگانے کے لئے ...... قبر پر گئی تھیں ظاہر ہے کہ اگر ان عورتوں کو یسوع مسیح کے تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ ہونے کے وعدے یاد ہوتے تو وہ ہرگز قبر پر خوشبو لگانے کو نہ آتیں۔ بلکہ وہ کسی اور غرض سے آتیں۔ مگر اُن کے قبر پر آنے کی اور کوئی غرض متحقق نہیں ہو سکتی۔ مگر لاش پر خوشبو ملنے کی مستورات کا یہ فعل و مقصد اس بات کی کھُلی شہادت ہے کہ یسوع مسیح کے شاگرد اُس کی وفات اور تجہیز و تکفین کے بعد ہرگز اُسکے زندہ ہونے کے منتظر نہ تھے۔ بلکہ اپنی جان اور اپنے مال کو بچانے کی فکر میں دشمنوں کے خوف سے چھپتے پھرتے تھے یوحنا ۲۰: ۱۹

لوگاس پروفوریکاس
یعنی
کلمتہ المظہر
نمبر اوّل

از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل۔ اینڈ ایل۔ بی۔ ایم ہیڈ مولوی یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ پنجاب

علامہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ناظرین نور افشاں کی ضیافت طبع کے لئے عنوان بالا پر نہایت عالمانہ و فاضلانہ خیالات سپرد قلم کئے ہیں جو ہر درجہ کے ناظرین کرام کی معلومات کو بڑھانے والے ہیں آپ کی علمی معلومات کی وسعت سے آپ کی سائنس و فلسفہ دانی سے۔ آپ کی فصاحت و بلاغت سے اور نظم و نثر نویسی سے ایک زمانہ آگاہ ہو چکا ہے۔ اب بفضل خدا علم الٰہی کے میدان میں بھی نکلے ہیں۔ لوگاس پروفوریکاس سے ابتدا فرمائی ہے۔ جو علم الٰہی کی بسم اللہ ہو مضمون طویل ہونے کی وجہ سے متعدد نمبروں میں نکلیگا۔ اگر ناظرین کرام اس کا بغور ملاحظہ فرمائینگے تو فائدہ کثیر حاصل کرینگے۔

ایڈیٹر

جناب باری تقدس و تعالیٰ ایک وجود واحد اور پاک ہستی رکھتا ہے۔ لیکن اُس کی ذات پاک ایسی لا یدرک اور بعید الفہم ہے کہ مجرد عقل سے کسی بشر کو ہرگز ہرگز معلوم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ خداوند کریم خود اس کا اظہار بذریعہ مکاشفہ نہ کرے۔ لیکن کلام ربانی سے جو اس کا مکاشفہ ہے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب باری تعالیٰ واجب الوجود۔ قائم بالذات ازلی و ابدی۔ لا تبدیل۔ قادر مطلق ہمہ جا حاضر و ناظر۔ عالم الغیب۔ قدوس۔ عادل صادق القول اور راست ہو اور بدی سے نفرت کرنے والا اور فضل۔ مہربانی اور محبت میں یگانہ ہے۔ سب چیزوں کا حاکم اور حافظ و ناصر ہے۔ اور کہ وہ نور ہے۔ وہ روح ہے اور وہ محبت ہے۔ اسی سبب سے وہ اپنی مخلوق سے رشتہ رکھتا ہے اور اپنے آپ کو اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے اور متعدد خدا نہیں بلکہ صرف **ایک** ہی سچا اور زندہ خدا ہے۔ یعنی وہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

کتاب المقدس میں وحدانیت کی تعلیم نہایت ہی صفائی اور وضاحت سے دی گئی ہے۔ جو کہ اُن سب غیر حل فیلسوفانہ مشکلوں اور دقتوں سے مبرّا اور مُعرّا ہے۔ جو ڈی ازم کی تعلیم میں پائی جاتی ہیں اور ان دقتوں اور مشکلات ہی کی وجہ سے ڈی ازم کے پیرو اس کی تعلیم کو ترک کر کے یا تو ملحد اور دہریہ ہو گئے یا وحدت الوجود کے اندھیرے گڑھے میں گر گئے۔ کیونکہ مسئلہ خالص توحید پرستی اور وحدت محض بلا تثلیث بالکل ناقص و نامکمل ہے۔ لیکن مسئلہ تثلیث فی الوحدت اور وحدت فی التثلیث جو سچے کلام ربانی میں پایا جاتا ہے۔ جس کا کاشف خود جناب باری عز اسمہ ہے۔ ایسا مستحکم اور کامل و اکمل مسئلہ ہے۔ کہ جو سارے فیلسوفانہ دقتوں اور مشکلوں کو طرفۃ العین میں حل کر دالتا ہے۔

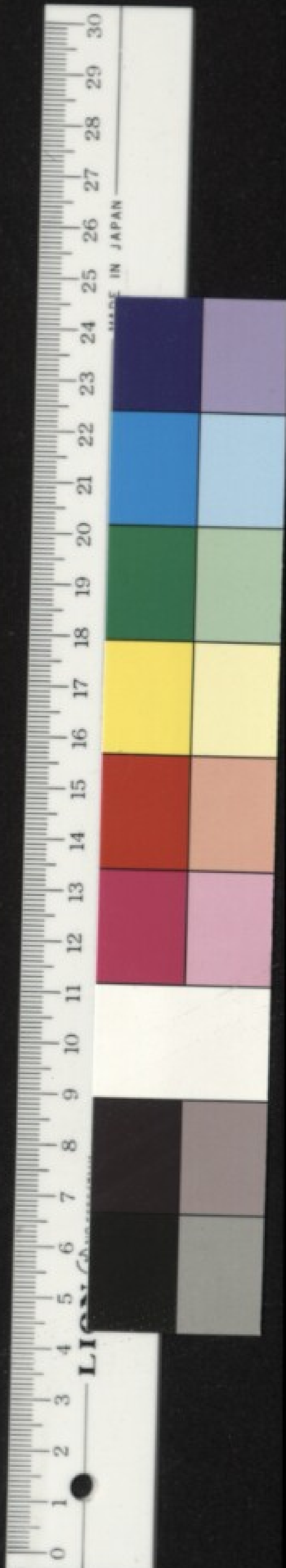
بعض اشخاص اس امر کے ماننے پر زور دیتے ہیں کہ خدا **واحد مطلق** ہے۔ اگر بالفرض خدا واحد مطلق ہے تو ہم اُن سے یہ پوچھنے کی جرأت کرینگے کہ

(۱) وحدتِ محضہ کی تعریف کیا ہے؟ اس کی تعریف ہی نہیں کی جا سکتی اور نہ آج تک کسی نے کی ہے اور جو تعریف ہمارے برادران اسلام بربنائے قرآن شریف کرتے ہیں۔ وہ سلبی ہے جبکہ وہ کہتے ہیں کہ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد و لم یکن لہٗ کفواً احد۔

کیونکہ معرف اور قول شارح کے لئے ضرور ہے کہ وہ حدِ تام یا حد ناقص یا رسم تام یا رسم ناقص ان چار قسموں میں سے ایک قسم کا ہو۔ اگر معرف چار اقسام مذکورہ میں سے نہیں ہے۔ بلکہ صرف عرض عام ہے تو وہ تحصیل مطلوب کو کافی نہیں ہوگا۔ جیسے گشتہ پتہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کافی نہیں ہوا کرتا جنس قریب اور فصل قریب دونوں ملکر حد تام کہلاتے ہیں اور چونکہ جنس قریب اور فصل قریب دونوں سے ملکر شے کی تمام ماہیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے جملہ اقسام تعریف میں حد تام ہی اکمل و افضل ہے۔ اور باقی اس سے کم درجہ پر ہیں قرآن شریف کی مندرجہ بالا آیت ان میں سے کسی سے بھی مطابقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ صرف نفی ہی نفی ہے اور ظاہر ہے کہ نفی نفی سے شے کی تعریف ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی میں انسان کی تعریف دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ وہ نہ پھول ہے۔ نہ درخت۔ نہ پتھر۔ نہ اونٹ۔ نہ بیل۔ نہ بھیڑ نہ بکری۔ کیا اس سے انسان کی تعریف ہو گئی۔ یا انسان کی بابت معلوم ہو گیا کہ وہ کیا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح اس آیت سے خدا کا کچھ بھی تصور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ کیا ہے؟ کیا یہی تعریف شیطان پر صادق نہیں آسکتی؟

(۲) وحدتِ محضہ سے کثرت کا علم حاصل نہیں ہوتا کیونکہ ظاہر ہے کہ عالم جس میں کثرت پائی جاتی ہے موجود نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا کی ذات میں کثرت نہ ہو تو مخلوق میں کیسے کثرت ہو سکتی ہے؟ کیونکہ جب کثرت کا علم ذات باری تعالیٰ کو ذاتی نہیں تو مخلوق کے (جو مسبوق بالعدم ہے) خلق کرنے میں کثرت کا ارادہ کیسے کیا کیونکہ تقدم علم ارادہ پر ضروری ہے۔ اور جب ارادہ نہیں کیا تو فعل خلق کیسے صادر ہوا؟ پس ضرور ہو کہ کثرت کا علم ذات باری تعالیٰ کو بذاتہٖ ہو۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ اُسکی ذات میں کثرت موجود ہو۔

(۳) اگر ذات واجب تعالےٰ کی وحدت میں





اقانیم ثلثہ کی کثرت نہ مانی جائے تو صدور کثیر عن الواحد کا اشکال درپیش ہوتا ہے۔ وجہ اشکال یہ ہو کہ جب ہم مانتے ہیں کہ ذات واجب تعالیٰ تمام کائنات کی جو کہ ممکن الوجود ہے علت تامہ ہے اگر اس میں کسی قسم کی کثرت نہ پائی جائے تو واحد علت (ایسی واحد علت جس میں عقلی اور اعتباری کثرت کو بھی دخل نہ ہو) سے کثیر معلومات کیسے صادر ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ اگر دو معلول بھی صادر ہونگے تو مصدریتین ضرور ان کی متغائر ہونگی اور دو مصدریتین کا وجود اُن کے تکثر پر دال ہے وجہ یہ ہے کہ وحدت محض سے **نفی صفات** کی واجب آتی ہے کیونکہ اگر کم از کم دو بھی ہونگی تو یہ دونوں ذات کا عین ہونگی۔ اگر ذات کا عین ہونگی تو وحدت محضہ باطل ہے کیونکہ واحد محض کبھی دو کا عین نہیں ہو سکتا یعنی واحد محض ہستی ارادہ۔ فعل، عقل اور علم ارادہ محض ہوگی۔

(۴) کثرت اور وحدت دونوں معقولات ثانیہ میں سے ہیں اور ہر دو امر اعتباری ہیں۔ جبکہ کثیر واحد سے زاید ہے۔ اور ہر معقول ثانی کے ادراک کے لئے پہلے اُس ذات کا علم ضروری ہے تو جبکہ ذات واجب تعالیٰ لامحدود ہے اور کم وکم کی قیود سے منزہ ہے۔ بغیر اسکی تمام وکمال ذات کا پورا پورا علم حاصل کئے کیسے اُس کی کیفیت کی تعیین کرتے اور اُس کی ذات کی وحدت محض میں تقسیم کرتے ہیں جب اُس کی ذات لامحدود و مکان ولامکان دونوں میں موجود ہے اور کسی مکان یا زمانہ سے خاص نہیں تو وہ ذات کثرت اور وحدت دونوں کو کیوں شامل نہ ہوگی؟ اور نفس بالوحدت ہوکر بے حد وعد کیسے ہو سکتی ہو؟

(۵) واحد محض جو ہستی ہوگی اُس کا فعل بھی اضطراری ہی ماننا پڑیگا۔ نہ کہ اختیاری۔ پس خدا فاعل مختار ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ موجب مؤثر۔ مثلاً آگ سے روشنی کا صدور اضطراری ہے نہ کہ اختیاری۔

(۶) وحدت کی کئی قسمیں ہیں (۱) وحدت جنسی مثلاً حیوان (۲) وحدت نوعی مثلاً انسان (۳) وحدت صنفی مثلاً مرد یا عورت (۴) وحدت شخصی مثلاً ... زید (۵) وحدت عددی مثلاً ایک بلحاظ عدد کے جبکہ اُس کے مقابل اور بھی ہیں۔ لیکن وحدت مطلق صریحاً باطل ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا وحدتوں میں سے کوئی بھی خالی از تکثر نہیں اور خدا کی ایسی وحدت کی مثال اُس کی مخلوقات میں بھی نہیں ملتی۔ اس لئے جو وحدت کہ **بے مثال** ہے اور اُس کا علم ہی نہیں ہے تو پھر اُس کا علم کہاں سے ہو گیا۔ یہی جہل مرکب ہے۔ (باقی آئندہ)

دیہاتی علم الاقتصاد

ذیل میں ہم دیہاتی علم الاقتصاد جناب ای سی بھٹی صاحب ایم۔ اے کے نادر اور اچھوتے خیالات نذر ناظرین زرافشاں کرتے ہیں مضمون طویل ہونے کے سبب سے کئی نمبروں میں نکلیگا۔ ہمیں قوی امید ہے کہ ناظرین اسکے وسیلے سے اپنی معلومات کے دائرہ کو ضرور وسیع فرمائینگے۔ ایڈیٹر

ہندوستان کی فضیلت۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان بمقابلہ دیگر مہذب ممالک کے غریب ہے۔ اور سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ تمام اسباب وحالات جو کسی ملک کی مالی۔ اقتصادی۔ اور زراعتی ترقی کا موجب ہوتے ہیں قدرت نے بڑی فیاضی سے عطا کئے ہیں۔ آب وہوا جانداروں کے لئے نہایت اچھی اور زراعتی ترقی کے لئے غایت درجہ مفید اور مانوس ہے۔ شمالی ممالک کی طرح وسیع اور گھنے جنگل نہیں جو پودوں کی نشوونما کو روکیں۔ یاد رہے کہ گھنے جنگل پودوں کی بڑھتی کو روکتے ہیں۔ تمام فصل جو شمالی آب وہوا میں پیدا ہوتے ہیں ہندوستان میں بآسانی پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ باایں ہمہ مختلف اقسام کے فصل مثلاً چاول اور قسم قسم کے پھل جیسے امرود۔ آم وغیرہ جن کا اختصاص آب وہوا اور طبعی حالات ہیں پیدا ہونا امر محال ہو ہندوستان میں بکثرت پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کی آب وہوا سرد وگرم ہر دو ممالک کی فصل پیدا کرنے کے لئے موزوں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کو ملک نہیں بلکہ برعظم کہا جاتا ہے۔

زمین۔ اقتصادی پیدایش کے نظام میں زمین عامل اعظم ہے اور کسی ملک کی زراعتی ترقی کا سب سے بڑا سبب اُس کی زمین کی خاصیت ہے۔ اس لئے زمین کو نظر انداز کرنا غیر واجب ہوگا۔ ہندوستان کی زمین نہایت زرخیز اور کاشت کے لحاظ سے بہترین قرار دی جاسکتی ہے۔ اس میں وہ تمام جماداتی و دیگر ضروری اجزا بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جو پودوں کی بڑھتی اور نشوونما کے لئے نہایت ضروری اور لابد ہوتے ہیں اس زمین میں ہر قسم کی فصل بوئی جاسکتی ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کی پیداوار ہوتی ہے۔ اور اس کا اختلاف زمین کے خواص پر منحصر ہے۔ جیولاجی سائنس کے ماہروں کی معلومات کے مطابق مختلف زمین مختلف قدرتی وسائل کے ذریعہ سے موجودہ صورت میں آئیں اور اُن کی سطحی زرخیزی میں بھی اس لئے اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض آتش فشاں نرزوں کے ذریعہ سے موجودہ صورت میں آئیں اور بعض پانی کے بہاؤ کی وجہ سے۔

آب پاشی۔ یاد رہے کہ آب پاشی کے ذرائع کسی ملک میں اس کثرت سے پائے نہیں جاتے جیسے ہندوستان میں تمام ملک میں بے شمار دریا اور نالے پائے جاتے ہیں اور یہ نالے اور ندیاں کاشتکاروں کو آبپاشی میں بہت مدد کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں سرکار عالیہ نے ملک میں نہروں کا جال بچھا رکھا ہے۔ اور ہر سال اس

جال کو پھیلانے اور ترقی دینے کی غرض سے نئی تجویزیں سوچی جا رہی ہیں۔ نہروں کے نکالنے کی وجہ سے ملک کی زرخیزی میں بے قیاس ترقی واقع ہوئی ہے۔ نہروں نے بنجر اور غیر آباد قطعوں کو جہاں کہ پہلے صرف اونٹ کٹارے اور چھوٹی چھوٹی کانٹے دار جھاڑیاں اُگا کرتی تھیں اب شاداب اور زرخیز بنا دیا ہے اور اُن قطعوں کی فصل کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ وہ ریت اور یہ فصل۔ یہ صرف پانی اور زمین کی خوبی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر قطعوں میں بھی آب پاشی کے بہت آسان ذرائع ہیں۔ اور بارش بھی بکثرت ہوتی ہے۔

زراعتی محکمہ۔ زراعتی محکمہ کی کوششوں سے ہندوستان میں حیرت انگیز ترقی ظہور پذیر ہو رہی ہے بہترین قسم کا بیج ہر سال ہزاروں من کی مقدار میں کسانوں کو بیچا جاتا ہے اور پیداوار کو ہر ممکن طریقہ سے بہتر بنانے کی سر توڑ کوشش ہو رہی ہو۔ کسان کی آمدنی کی امید اچھے بیج پر منحصر ہے اگر بیج خراب اور سڑا ہوا ہوگا تو وہ ہرگز نہ اُگیگا۔ اور اگر گھٹیا قسم کا ہوگا تو منڈی میں بہت کم قیمت وصول ہوگی جو فائدہ گذشتہ سال میں کاشتکاروں کو اچھے بیج کے بونے سے ہوا اُس کا اندازہ کئی لاکھوں میں کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کسانوں کو کس قدر فائدہ پہنچا ہے۔ اور گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ بہت سے زراعتی اسٹیشن کھولے جاویں تاکہ کسانوں کو بہ آسانی بیج دستیاب ہو سکے اور اس کے علاوہ بہترین زراعتی آلہ جات سے نمونہ کے طور پر کاشت کی جاوے تاکہ نواحجات کا کاشتکار بہترین آلہ جات کی کاشت کو عملی طور پر دیکھ لیویں اور اس طرح سے اُن کے دلوں میں شوق پیدا کیا جاوے کہ وہ بہترین قسم کے ہل اور چھوٹی چھوٹی کم قیمت مشینوں کو خریدیں۔ تاکہ اُن کا میزان محنت اور روپیہ کم خرچ ہو۔ اور فصل عمدہ اور اچھی ہو۔ گورنمنٹ ایجنسیوں کی جو زراعتی آلہ جات میں کاروبار کرتی ہیں کوشش کرتی ہے۔ زراعتی محکمہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی حسب دلخواہ ہو رہی ہے اور متمول کاشتکار بہتر قسم کے ہل اور مشینیں خرید رہے ہیں اور جو نتائج اُن سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ زراعتی ترقی میں جو حصہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ لے رہا ہے وہ بھی پُر نتائج ہے۔ اس کا اثر کاشتکاروں کی زندگی کے ہر شعبہ پر پڑا ہے اور امید ہے کہ اس کے ذریعہ سے بہت ترقی ہوگی۔

مثل مشہور ہے۔ "اُتم کھیتی مدھم بیوپار نکھد چاکری" وغیرہ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستانی زراعت کو کس قدر دوسرے ذرائع معاش پر ترجیح دیتے ہیں گذشتہ زمانہ میں دوسرے پیشوں کو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ لیکن اس لہر نے اب رُخ بدل لیا ہو چاکری نے زراعت کو شکست دے رکھی ہے۔ ہندوستان کے افلاس کا یہ بھی ایک بھاری سبب ہو۔ لوگوں کے دلوں میں بہتر کاشتکار بننے کی خواہش مردہ ہو گئی ہے ملک کی زراعتی ترقی اس روح کی بحالی پر منحصر ہے۔ یاد رہے کہ ہندوستان زراعتی ملک ہے اور اس کی مالی اور اقتصادی ترقی زراعتی ترقی پر مبنی ہو۔ ہندوستان ایک وسیع منڈی ہے۔ جہاں ہر ایک قسم کی پیداوار کے لئے خریدار بہ آسانی مل سکتے ہیں۔ غیر ممالک منڈی کی وسعت کے باعث کروڑوں ہی فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ جو ہندوستان کی زرخیزی اور دیگر طبعی اور غیر طبعی خواص کی بابت بیان کی گئی ہیں۔ بہت سی اور قابل ذکر باتیں ہیں جن سے ہندوستان کی فضیلت دیگر ممالک پر ظاہر ہوتی ہے۔ بہت سی چیزوں کی مقداری پیدائش کے لحاظ سے ہندوستان اول۔ دوم یا سوم درجہ رکھتا ہے۔ مثلاً سن۔ کپاس نیشکر چاول وغیرہ

ہندوستان میں مویشی تمام ملکوں سے زیادہ ہیں اور اُن کا شمار تخمیناً ۲۷۵۰۰۰۰۰۰ ہے۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ گنا و نیشکر ہندوستان میں بویا جاتا ہے۔ اور چاولوں کی پیدائش بھی سرکردہ ہے اور ہندوستان کی آبادی کے جزوِ اعظم کی خوراک یہی ہے۔ خاصکر بنگال اور دکن میں۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ۴۰۰۰ مختلف قسم کے چاول کاشت کئے جاتے ہیں اور اگر یہ درست ہو تو چاول کے اقسام بہ نسبت دوسری فصلوں کے زیادہ ہیں۔ دالیں بھی بہ نسبت دیگر ممالک کے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ چائے اور سن کی پیدائش میں بھی کامل اجارہ ہے ۱۹۱۶ء میں چالیس کروڑ پونڈ چائے غیر ممالک میں بھیجی گئی اور اتنی مقدار عنقریب ہر سال دساور کو بھیجی جاتی ہے۔ اس کی تجارت ترقی پر ہے۔ اگرچہ کم دور چینی چائے کے باعث تجارت کو کچھ ضعف پہنچا ہے۔ ہندوستانی چائے نیز ہے۔ کلکتہ سن کی تجارت کا بڑا بھاری مرکز ہے اور عموماً کہا جاتا ہے کہ کلکتہ کی تجارتی ترقی کی بنیاد سن کی تجارت ہو۔ دلدل زمین جو کلکتہ کی نواحی میں پائی جاتی ہے سن کی پیدائش کے لئے نہایت مانوس ہو یہ صرف صوبہ بنگال میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے دوسرے صوبہ جات میں اس کثرت سے نہیں ہوتی اس کی وجہ آب و ہوا اور طبعی اختلاف ہے۔ گرم مصالح کی پیدائش میں بھی کامل اجارہ ہے۔ جنوبی ہندوستان میں سب سے زیادہ گرم مصالح کی پیداوار ہوتی ہے۔ سرسوں۔ تل وغیرہ کی پیدائش میں بھی ہندوستان سبقت لے گیا ہے۔ ساٹھ ستر لاکھ من کے قریب ہر سال غیر ممالک کو تیل نکالنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ کپاس کی پیداوار بھی



ہندوستان دوئم درجہ پر ہے۔ امریکہ اول درجہ رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ اگر ہندوستان کی ترقی کا قدم اسی پیمانہ پر رہا تو کپاس کی کاشت میں بھی گوئے سبقت لے کر رہیگا۔ ہندوستان گیہوں کی پیدائش میں سوئم درجہ پر ہے اور پیداوار مقدار اس قدر بڑھتی جا رہی ہو کہ گمان اغلب ہے کہ جلد دوئم درجہ پر آجاویگا۔

ہندوستان میں بہت سے قطعات ایسے پائے جاتے ہیں جہاں عمارتی لکڑی بکثرت ہوتی ہے۔ مثلاً ساگوان دیودار وغیرہ۔ ... ۸۷۰۰۰ ایکڑ زمین میں جنگل پائے جاتے ہیں۔ اگر لوگ جنگلات کی طرف زیادہ متوجہ ہوویں تو اس رقبہ کو بڑھا سکتے ہیں اور بہتر لکڑی پیدا کر سکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے محکمہ جنگلات قائم کر رکھا ہو جس کے ذریعہ سے جنگلات کی محافظت اور بہترین اور مفید عمارتی لکڑی پیدا کرنے میں کوشش کی جارہی ہے۔ (باقی آئندہ)

ای۔ چارلس بھٹی۔ ایم۔ اے (علم الاقتصاد)

مکرمی جناب خان صاحب زادِ عنایتکم

ہم مسیحی لٹریچر کے قدر دانوں سے ایک مسیحی دوست کا خط ذیل میں درج اخبار کرتے ہیں جو مسٹر موسٰی خاں کو لکھا گیا اور انہوں نے برائے اشاعت ہمارے سپرد کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دیگر مسیحی اصحاب بھی اِس خط کی تقلید کر کے مسیحی مصنفوں کی حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ ایڈیٹر۔

تسلیم۔ مزاج شریف۔

چند دن ہوئے کہ آپ کا اشتہار (سیالکوٹ میں کیا دیکھا) میری نظر سے گذرا۔ اس اشتہار میں آپ نے ایک پمفلٹ کا ذکر فرمایا ہے جس کی فی الحقیقت آج سخت ضرورت ہو۔ خدا کا شکر کہ آج اُس نے مسیحی دنیا میں اور خاصکر پنجابی مسیحیوں میں آپ جیسی سرگرم ہستیاں پیدا کر دی ہیں۔ جو میدان کارزار میں نکلکر سر کف دشمنانِ خدا کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ خدا آپ کو پادری عبد الحق صاحب کو نیز پادری ایس۔ ایم پال صاحب کو اور زیادہ اپنی موعودہ قوت عنایت فرمائے تاکہ آپ لوگ اس مبارک کام کو جو اُس نے آپ کے ہاتھوں میں سپرد کیا ہے بخیر و خوبی انجام تک پہنچا سکیں۔ نیز ہند کے دیگر مسیحیوں کو بھی یہی شوق۔ یہی قوت اور یہی غیرت عنایت فرمادے۔ میں نہایت عاجزی کے ساتھ دس روپے کا ناچیز ہدیہ اس مجوزہ پمفلٹ کے لئے آج روانہ کرتا ہوں۔ قوی امید ہو کہ آپ اس کو کار خیر کے لئے قبول فرمائینگے۔ دُعا ہے کہ خدا باپ اور ہمارا منجی اس پمفلٹ کے ذریعہ سے اور زیادہ جلال پائیں۔

میں نور افشاں کا خریدار نہ تھا لیکن اُن زبردست مضامین نے جو آج اس اخبار گوہر بار میں شائع ہو رہے ہیں مجھے مجبور کر دیا کہ سال آئندہ سے اس کا باقاعدہ خریدار بنجاؤں اور اس کے لئے پیشگی تین روپیہ آٹھ آنہ بھی میں آپ کے نام روانہ کرتا ہوں اور آٹھ آنے اکتوبر سے دسمبر تک پرچوں کے لئے جن کا ذکر نور افشاں مورخہ ۱۰ نومبر میں ایڈیٹر صاحب نے کیا ہے اور روانہ کرتا ہوں۔ کل چودہ روپیہ ہوئے۔ التماس ہے کہ آپ اتنی تکلیف گوارا فرما کر یہ چار روپیہ نور افشاں دفتر میں جمع کرا کر عاجز پر ایک نہایت زبردست احسان فرمائینگے۔ اور مندرجہ بالا پرچے میرے نام پر روانہ کرا دیجئے۔ زیادہ حد آداب۔

ازطرف خداوند یسوع کا ایک ناچیز خادم

آر۔ مارٹین

التماس۔ جس وقت یہ روپیہ آپ کو مجائے۔ براہ عنایت بندہ کو خبر دیں۔ نیز پمفلٹ کی ایک کاپی چھپ جانے پر ارسال فرمائیں۔

نور افشاں کے نئے نئے خریدار دینے میں ضرور سرگرمی سے کوشش کیجئے۔

قائمگنج ضلع فرخ آباد میں جلسہ

۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء

ڈاکٹر سی۔ ایچ۔ بنڈی صاحب۔ مضمون گناہ
پادری ابھکاری لعل صاحب " نجات
پادری مولوی سلطان محمد صاحب افغان " عالمگیر مذہب

ہر سہ اشخاص صاحبان نے کچھ ایسی خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ خدا کے روح سے بھرپور ہوکر ہر روز صبح و شام وعظ سنائے۔ کہ حاضرین سکتہ کی حالت میں دم بخود تھے۔ ہر چہار طرف ایک سناٹے کا عالم تھا۔ خاصکر جناب مولوی صاحب مولوی سلطان پال صاحب نے تو لوگوں کے دلوں کو دجیں کر دیا۔ حاضرین سے بار بار کہا جاتا تھا کہ اگر کوئی سوال کرنا چاہے تو بخوشی سوال کر سکتا ہے۔ لیکن ایک شخص کی بھی زبان نے گویائی نہ دی کہ بول سکے۔ سچ ہے خدا کے روح کے سامنے کون ہمت کر سکتا ہے۔ کہ کچھ کہہ سکے۔ خیمہ کے دو دروازہ اُتر اور دکھن تھے۔ دونوں دروازوں پہ ایک ایک اشتہار کسی نے بادامی کاغذ پر لکھ کر چسپاں کر دیئے جس کے مضمون اور عبارت انشاء سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی طفل مکتب نے یہ کارروائی کی ہے۔ مضمون کی نقل بوجہ طول طویل ہونے کے ضرورت نہیں ہے کہ اخبار ہذا میں شائع کرائی جاوے۔ صرف مختصر عرض کرتا ہوں کہ اول تو نوٹس لکھنے والے کا نام و پتہ کچھ نہیں تھا۔ دوسرے وہ لکھتا ہے کہ آدم سے اس وقت تک ہزاروں نبی۔ رسول پیغمبر دنیا میں آئے اور سبھوں نے گناہ کے بارہ میں تعلیم دی۔ لیکن گناہ انسان سے چھوٹ نہیں سکتا وغیرہ وغیرہ +

تیسرے تاریخ ۵ دسمبر کو جامع مسجد قائمگنج میں یعنی جمعہ کے روز نماز کے بعد وعظ ہوگا۔ عیسائی صاحبان

ضرور تشریف لادیں۔ بس ناظرین نورافشاں ضرور خیال فرمائیں کہ اول تو نوٹس کے نیچے اور کسی کا نام نہیں اگر ہم جمعہ مسجد میں جائیں تو کس کی طرف سے جائیں۔ دوسرے مسجد۔ مندر۔ گرجا۔ یہ جگہ بحث مباحثہ کے واسطے نہیں ہیں مجھ عبدالمسیح نے آخر قائمگنج میں جاکر دو تین مولویوں اور دیگر صاحبان سے دریافت کیا کہ یہ نوٹس کس نے لگایا لیکن کچھ پتہ نہیں ملا۔ لہٰذا یہ کسی لڑکے کی فرضی کارروائی تھی۔ اخیر دن یعنی شام کو ایک شریف محمدی نے کچھ مسیحیوں کی دعوت کی جسمانی کھانا پلاؤ زردہ وغیرہ خوشی سے کھلایا۔ مولوی صاحب سلطان پال کی طبیعت کچھ درد سر کی وجہ سے مضمحل ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے شریک دعوت نہیں ہوئے۔ یہ محمدی شخص جس نے ہم مسیحیوں کی دعوت کی تھی ہمیشہ عیسائیوں کے خلاف رہتا تھا عیسائیوں سے بحث مباحثہ کیا کرتا تھا۔ ایک بار پادری عبدالحق صاحب ۱۹۲۳ء میں قائمگنج تشریف لائے تھے۔ اس آدمی نے بہت کچھ پادری صاحب سے بحث کی تھی اور اسی سال برسات کے مہینہ میں پادری عبدالحق صاحب تشریف لائے تھے۔ اسی آدمی نے پھر بھی بحث مباحثہ کیا تھا لیکن اب کی بار یہ شخص بالکل خاموش رہا۔ اور نہ صرف خاموش رہا بلکہ چند مسیحیوں کی دعوت کی اور بڑے ادب اور عزت سے گفتگو کی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہو۔ واقعی خداوند یسوع مسیح کی روح ہم مسیحیوں کے ساتھ ساتھ رہی اور روح پاک کی بھرپوری نے ہر ایک واعظ نے درس سنایا۔

ڈاکٹر ایس۔ عبدالمسیح مشن ڈسپنسری
قائمگنج ضلع فرخ آباد

کلکتہ ۹ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ میں بنگال لیجسلیٹو کونسل کا کوئی اجلاس نہیں ہوگا لیکن ماہ جنوری ۱۹۲۵ء کے آغاز میں بنگال آرڈیننس بل اور دیگر ضروری مسودہ جات پر غور کرنے کیلئے ایک اجلاس ہوگا۔

آریہ دھرم ہے مگر مذہب نہیں ہے

بہت لوگ غلطی سے دھرم کو مذہب کا مترادف سمجھتے ہیں اور اس مغالطہ میں پڑکر آریوں سے مباحثہ میں اپنے اپنے مذاہب کو بالمقابل رکھتے ہیں۔ حالانکہ مطلب سعدی دیگر است۔ اس چالاکی میں آریہ لوگ اپنے دھرم کو مجیب کے مذہب پر ترجیح دینے کے مدعی بن بیٹھتے ہیں۔

عزیز ناظرین۔ ہمارے اصطلاح میں مذہب کا مفہوم یہ ہے کہ وہ خدا اور انسان کے تعلقات اور گناہ اور اس سے نجات کے لوازمات بتائے اور بس۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ ایسا مذہب عقلی درست کرتا ہے چاہئے کہ ہمارے دنیوی کاروبار پر ایسا ہی اثر ڈالے جیسا کہ معاد پر۔

ہندوستان میں دھرم سے دنیوی انتظام اور اس کے قواعد جو مختلف اقوام ہند سے مختلف طریقوں پر تعلق رکھتے ہیں مراد ہے۔ اس میں عقبیٰ کا کوئی خیال نہیں ہے۔ اور یہی سبب ہو کہ آریوں کے اعتقاد میں برائے نام ایک ایسا وجود ازلی مانا گیا ہے جو واقعی نہ تو دنیا کا خالق ہے اور نہ اس کے پاس نیکوں کے لئے اجر عظیم اور بہشت ہے اور نہ بدوں کے زجر جحیم اور دوزخ ہے۔ برائے نام آواگون کا گورکھ دھندا ایسا لگایا ہے کہ گو یا یہ ہی ثبوت اس امر کا ہے کہ یہی دنیا ہی فانی نیکوں کے لئے کسی دولتمند کے گھر پیدا ہوکر عیش سے [illegible] اور [illegible] اڑانا جزا ہے۔ اور بدوں کے لئے کسی محتاج نان شبینہ کے گھر پیدا ہوکر لولا۔ لنگڑا۔ بہرا۔ اندھا۔ رہکر کٹتے کی زندگی بسر کرنا سزا ہے۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ساتن دھرم نے جو ہندوستان کا قدیمی دھرم ہے ایک جھوٹی نقل مذہب کی بت پرستی کی صورت میں اتاری ہے۔ اور اسی سبب باوجود ماننے آواگون کے [illegible] بیکنٹھ اور نرک کی تعلیم دیتا ہے۔

مگر اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ متلاشیان حق اس جھوٹی نقل کی اصل تصویر تک پہنچ جائیں۔ بانی آریہ سماج نے حفظ ماتقدم کا رویہ برتا۔ اور ساتن دھرمیوں کی کل کتب مقدسہ کو رد کر دیا۔ گو سب جانتے ہیں کہ باوجود اس کامیابی ہونا کامیابی سے کہیں بدتر ہے۔ مورتی پوجن اور اس کے متعلقات کو رد نہ کرتے ہوئے خود بھی اس دنیا سے رد ہو گئے یعنی رحلت کر گئے۔ یہ کہتے ہوئے بزبان حال۔ ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

آریہ دھرم میں چار وید وں کی تعلیم اور ان کے اعمال [illegible] ہمارے شاہد ہیں کہ برہمنوں کا دھرم ایک اور چھتریوں کا دھرم دوسرا اور ویشیوں کا دھرم تیسرا اور شودروں کا دھرم چوتھا۔ سب کا شستر ان کا ایک اور یہ نچواں دھرم ہے۔ خلاصۂ بات یہ ہے کہ ان کے کل رسوم و رواج سے آفتاب کی طرح روشن ہے کہ آریہ دھرم ایک پنچایتی دھرم ہے۔ [illegible] مذہب ان معنوں میں نہیں ہے جن میں ہم یہ مانتے ہیں کہ کل بنی آدم کو ایک ہی باوا آدم سے خدا نے پیدا [illegible] بہشت [illegible] بنایا۔ اور سب کے لئے ایک ہی [illegible] [illegible] نہ کھانا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ گناہ کرنے کے بعد نجات کا طریقہ بھی ایک ہی ہے نہ کہ مختلف اور وہ یہ ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

کیدار ناتھ مرتب سکینہ۔ گمڑا چودری

انبالہ کا ہیوہ

ضرورت

قصبہ جگادھری ضلع انبالہ کی پریسبٹیرین جماعت جو تھوڑے عرصہ سے لودھیانہ پریسبٹری کی معرفت پریسبٹیرین

چرچ اِن انڈیا میں شامل ہوچکی ہے۔ فی الحال پاسبان کی متلاشی ہے۔ وہ پاسبانی کی خدمت کا موقع کسی قابل محنتی نوجوان کو دینا چاہتی ہے جو میٹریکولیشن گریڈ ہو کر سیمنری میں تعلیم یافتہ ہو جماعت مذکورا سے مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ اور تھوڑا الونس اور رہایش کے لئے مکان دیگی جس کسیکو پاسبانی کی خدمت منظور ہو وہ پادری جے۔ ایل گرے۔ نیوزیلینڈ مشن جگادھری سے خط وکتابت کرے۔ جو آپ کی درخواست کو انتخاب کرنے والی کمیٹی کے آگے پیش کرینگے۔

المشتہر۔ پادری جے۔ ایل گرے نیوزیلینڈ مشن جگادھری۔ ضلع انبالہ

ضروری اشتہار

نظارہ فردوس رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ جو کہ روحانی زندگی کے لئے نہایت مفید ہو۔ یہ "8×5" ۱۳۵ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت فی جلد ۱ر دیگر اخراجات ذمہ خریدار ۶ یا ۶ سے زیادہ کے خریدار کو ۸ر کے حساب سے دیجاویگی۔ ملنے کا پتہ۔

ڈی۔ ای۔ اڈیورڈ۔ سینٹ جانس ہائی اسکول۔ آگرہ

ضرورت ہے

چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن ہائی سکول وزیر آباد کیلئے ایک عیسائی ٹرینڈ نارمل پاس اُستاد کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت مبلغ تیس ۳۰ روپیہ ماہوار تک دی جاسکتی ہے۔ سکول میں پراویڈنٹ فنڈ کا بھی انتظام ہے۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر سکول ہذا آنی چاہئیں۔ جو اصحاب نارمل پاس نہ ہوں وہ درخواست بھیجنے کی تکلیف نہ اُٹھانی چاہیے۔

کرسمس نمبر کے لئے جلد مضمون ارسال فرمائیں

خبریں

کلکتہ ۸ دسمبر۔ جمعیت العلما نے اپنی ایک کانفرنس میں سوراجیہ پارٹی کے تنخواہ وزراء کو نامنظور کرنے پر اظہار ناراضگی کا ریزولیوشن پاس کیا ہے اور پارٹی کے مسلمان ممبروں کے اس کام کو خاص طور پر ناپسند کیا ہے اور گورنر سے درخواست کی ہے کہ وہ موجودہ کونسل کو برخاست کر کے نئے نمائندے بھیجنے کا موقعہ دیں کانفرنس نے اس امر کا بھی فیصلہ کیا ہے کہ ان مسلمان ممبروں کو جنہوں نے تنخواہ وزراء کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ فوراً مستعفی ہوجانا چاہئے۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ گورنمنٹ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا گیا ہے۔

ملک معظم نے گورنر جنرل کی کونسل کے مندرجہ ذیل ممبروں کی تقرری کو منظور کرلیا ہو۔

آنریبل عطا چند چیٹرجی کی بجائے آنریبل بھوپندر ناتھ متر۔ سر محمد شفیع کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کی بجائے آنریبل خان بہادر حبیب اللہ صاحب

قاہرہ ۷ دسمبر۔ ۲ دسمبر کو توفیقیہ ٹریننگ کالج کے مشتعل شدہ طلبہ نے ۲ گھنٹے تک مظاہرہ کیا تھا اور وزارت تعلیم کے نائب وزیر نے وہاں کے ہیڈ ماسٹر کو تبدیل کر کے دوسری جگہ بھیج دیا تھا۔ اس پر کل پھر طلبا نے شورش برپا کردی اور انگریز پروفیسروں پر آوازے کسنے شروع کر دیئے۔ اُنہوں نے سوالات کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ پروفیسر کالج سے باہر نکل گئے اُنہوں نے نائب وزیر تعلیم کو اطلاع دی اور کہا کہ جب تک طلباء کے سرغنے گرفتار نہ کئے جائینگے اور ہم سے معافی نہ مانگی جائیگی ہم پڑھا نہیں سکتے۔ نائب وزیر تعلیم نے فوراً ایچاس طلبا کو کالج سے خارج کردیا۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ تمام صوبجات کے گورنران وزراء کی کونسل کے خاص جلسہ میں حاضر تھے۔ جب زغلول پاشا نے جو وزیر داخلہ کا عہدہ بھی رکھتا ہے حسب ذیل اہم تقریر زغلول پاشا نے گورنروں کو یاد دلایا کہ آپ وزارت داخلہ کے ماتحت اپنے اپنے علاقہ میں پورے طور پر با اختیار اور آزاد ہیں اور آپ کو سیاسی پراپیگنڈہ کو بالائے طاق رکھکر انتظام حکومت کرنا چاہئے۔ پیشتر ازیں زغلول کی گورنمنٹ کے وقت میں مصری پارلیمنٹ کے سینیر اور ڈپٹی آپ کے کام میں بار بار مداخلت کرتے تھے کہ پارلیمنٹری پوزیشن ان کو گورنمنٹ کے نمائیندوں پر بھی فضیلت دیتی تھی۔ یہ حالت ذمہ دار افسران اور عامتہ الناس دونوں کے لئے ناقابل برداشت ہوگئی تھی۔ اور نئی گورنمنٹ ایسی حالت کا خاتمہ کردیگی۔ اور یہ گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ آئیندہ صوبجاتی گورنر زغلول کے برسراقتدار آنے سے پیشتر جو معتدل کارروائی کرتے تھے اس پر عملدرآمد شروع کردینگے۔

پیرس ۷ دسمبر۔ فرانس میں بولشویکی حرکات کا سراغ لگانے کے لئے پولیس دو دن تک مصروف تحقیقات رہی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پولیس نے ۱۳ آدمیوں کو جلاوطن کر دیا۔ وزیر داخلہ نے ۴۰ غیر ملکی بولشویکوں کے اخراج کے لئے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔ ان میں سے ۳۴ اطالوی ایک باشندہ سوئٹزرلینڈ۔ سات بلجیمی۔ ایک سرول۔ ایک باشندہ سویڈن اور ایک جرمن ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت غیر ملکیوں کی بڑی دیکھ بھال کر رہی ہے اور ان اشخاص کے خلاف جو فرانس میں انقلاب کرانا چاہتے ہیں جدید تدابیر اختیار کرنے والی ہو۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ ... ضلع میں پنجابی ٹیکس ...

پر تین بنگالیوں نے پستول سے فائر کرکے اسکی ٹیکسی کرے گئے تھے۔ لیکن اب وہ ٹیکسی کلکتہ میں سرکلر روڈ پر ملی ہے۔ اور اس میں ایک پستول بھی پایا گیا۔ ڈرائیور کی حالت تاحال نازک ہے۔ نیز کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

۹ و ۱۰ دسمبر کو لاہور میں خوب بارش ہوئی جس سے سردی زیادہ ہوگئی ہے۔

قاہرہ ۶ دسمبر۔ سوڈانی بٹالین کی بغاوت کے نتیجہ کے طور پر خرطوم میں ایک کورٹ مارشل (فوجی عدالت) نے حکم دیا ہے کہ تین افسران کو گولی مار کر سزائے موت دی جائے اور ایک اور افسر کو جو سزائے موت دی گئی تھی۔ اس میں تخفیف کرکے اسے ۱۵ سال قید کی سزا کردیا ہے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ پریوی کونسل میں اپیلوں کا ایک عجیب سلسلہ پیش ہوا ہے اور سب اپیلوں کو ملاکر اور ایک اپیل بناکر اس کی سماعت کی جارہی ہے۔ اس میں وزیر ہند نے بنگال ہائی کورٹ کے خلاف اپیل دائر کی ہے جس میں راجہ بچیٹے کی راج کنہ دار پریا اور گرواہ پریا کی ملکیت کی تصدیق کی گئی ہے۔ ان اپیلوں میں یہ اہم سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ آیا بنگال میں جہاں زمیندار دوامی بندوبست کے حقوق حاصل ہیں۔ وہاں اگر کسی زمین میں کوئی دھات کی کان برآمد ہو تو اس کان پر بھی زمیندار کا قبضہ ہوگا یا نہیں۔ بیر بھومی کول اور بنگال آئرن اینڈ سٹیل (لوہے اور فولاد کی کمپنی) کمپنیوں کا بھی اس اپیل سے تعلق ہے۔

وزیر ہند کے نمائندہ وکیل نے دھاتوں کی ملکیت کے سوال پر بحث کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ججوں نے اس کے خلاف اعتراض کیا۔ اور کہا کہ جب تک زمین کی سطح کی ملکیت کا سوال حل نہیں ہوجاتا۔ اس پر بحث نہیں کی جاسکتی۔ ازاں بعد مقدمہ ملتوی ہوگیا۔

مدراس ۹ دسمبر۔ اچھوت جاتیوں کے طلبا کی پبلک سکولوں میں (جو خاص طور پر ان کے لئے مخصوص نہ ہوں) داخلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنمنٹ کا ایک فرمان مظہر ہے کہ چند اضلاع میں ان داخلوں کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے۔ لیکن سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر رپورٹ کرتے ہیں کہ اب بھی بہتیرے ایسے اضلاع ہیں جہاں کے پبلک سکولوں میں اچھوتوں کو داخلہ کی ممانعت ہو گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ تمام مقامی انجمنیں اس امر کے لئے جان و تن سے کوشش کریں کہ ایسے تمام سکول ہر جاتی کے لڑکوں کے لئے جتنی جلدی ممکن ہوسکے اپنے دروازے کھول دیں۔ گورنمنٹ کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا ہے کہ چند ایسی مقامی انجمنیں ہیں جو اچھوت جاتی کے غیر مشروط داخلے کے معاملہ میں انسپکٹروں کے ساتھ تعاون نہیں کرتیں۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ان انجمنوں کے صدور۔ اس مضمون کے متعلق سرکاری فرمان مرقومہ مارچ ۱۹۱۹ء میں مندرجہ ہدایات پر عمل کرنے میں محکمہ تعلیم کے افسران کو ہر طرح سے مدد دیں۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ بلجیم میں ملازمان گورنمنٹ کو بچوں کی پیدائش اور کنبہ کے لئے الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پہلے دو بچوں کی پیدائش کا الاؤنس ۲۵۰ فرنیک فی ماہ ہے اور کنبہ کا پچاس۔ تیسرے بچہ کا الاؤنس ۳۰۰ فرنیک ہوگا اور اس کے بعد ہر بچہ کی پیدائش کے لئے پچاس فرنیک بطور الاؤنس دئے جائینگے۔ یہ الاؤنس ۲۱ سال کے بعد یا اس وقت کے بعد جب بچہ اپنے والدین سے خود مختار روزی کما سکیگا۔ بند ہوجائیگا۔

ایک پیغام مظہر ہے کہ گورنمنٹ ناروے نے اطلاع دی ہے کہ آئندہ اس کے دارالحکومت کو بجائے کرسچینا کے اوسلو کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ ان احکام پر ناروے میں یکم جنوری سے عملدرآمد شروع ہوجائے گا۔

کرسمس کارڈز

امسال سوسائٹی نے بڑے دن پر بطور تحفہ دوستوں اور عزیزوں کو دینے اور بھیجنے کے لئے نہایت چکنے دبیز اور خوشرنگ حسب ذیل کارڈ اردو میں چھپوائے ہیں جو نفاست۔ سادگی اور خوبصورتی میں ہر پہلو سے انگریزی کارڈوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور ایسی مناسب ناپ کے ہیں کہ ٹکٹ لگا کر بھیجے اور عام لفافہ میں ڈال کر دئیے جاسکتے ہیں۔ ایک سے چار کارڈ تک منگانے کے لئے قیمت اور محصول ڈاک کا ایک آنہ زائد پیشگی بھیج دیں اور زیادہ بذریعہ وی پی منگائیں۔

۱۔ ہلکا جامنی رنگ	قیمت	۲ /
۲۔ سفید رنگ	"	۲ /
۳۔ سفید معہ حاشیہ	"	۲ /
۴۔ ہلکا نیلا رنگ	"	۱ / ۶ پائی
۵۔ ہلکا لال رنگ	"	۱ / ۶ پائی

علاوہ ازیں کرسمس تحائف کے لئے مندرجہ ذیل کتب بھی نہایت مفید ہیں۔

بن حور۔ اردو ایک روپیہ دو آنہ سفید ایک روپیہ ۶/ کپڑا ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پشتہ چمڑا ۲/

مسیحی کا سفر مکمل۔ اردو ایک روپیہ ۶/ رشٹف ایک روپیہ ۱۰/ کپڑا ایک روپیہ ۱۲/

چراغ کلام۔ اردو رشٹف ایک روپیہ ۱۲/ کپڑا ۲/

شہیدان کا تیجیج۔ ایک روپیہ ۲/ رشٹف ایک روپیہ ۶/ اور کپڑا ایک روپیہ ۸/

جنگ مقدس۔ مصنفہ بنین۔ رشٹف ۱۲/ کپڑا ایک روپیہ۔

فردوس گم شدہ۔ ایک روپیہ ۸/

فردوس باز یافتہ۔ اردو ۸/

المشتہر سکریٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی
انارکلی۔ لاہور





جو لوگ شراب خریدا کرتے تھے اب اپنا روپیہ بچوں کے جوتوں کی خریداری میں صرف کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک اور ریذیڈنٹ اس تحریک کے بعد کے فوائد کو دیکھ کر زبردست مداح بنگیا اور کہتا ہے کہ دس سال پہلے ہم فخر کرتے تھے کہ ہمارے یہاں ۳۷ شراب خانے ہیں اور جب کوئی مخالفت کرنا چاہتا تو ہم اس کا مضحکہ اڑاتے تھے۔ مگر آج یہ حالت ہو کہ اگر ووٹ حاصل کئے جاویں تو تمام ضلع اس کے موافق ووٹ دیگا۔ اس لئے کہ کاریگروں نے اپنا حساب بنکوں میں کھول لیا اور ہفتہ کے دن شراب خانوں کے بجائے بنک میں اژدحام ہونے لگا۔ جون ۱۹۱۶ء میں بمقام ڈولوتھ ایک ایسی انجمن قائم کی گئی۔ جہاں ۴۰۰ آدمیوں نے عہد کر لیا کہ ان کے شہر میں کوئی شراب نہ پئے۔ اور ہر شخص سے استدعا کی کہ اس تحریک کا حامی بنجائے۔ ایسی انجمنیں بہت سی قائم ہو گئیں اور سب متحد ہو کر ایک قومی انجمن بنگئیں ایک اور انجمن کے سکرٹری کا بیان ہو کہ اس تحریک سے قبل انجمن کے ممبران نہایت تنگ اور تہی دست تھے مگر اب وہ بہت سرسبز اور قابل اطمینان حالت میں ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پرانے قرضے بیباق ہو گئے۔ بچوں کو غذا ملنے لگیں۔ کپڑے اور دیگر سامان عیش میسر آنے لگے۔

فلیڈلفیا کے ڈاکٹر کا تخمینہ ہے کہ ممانعت شراب نوشی سے قبل شراب کی بارک میں مریضوں کا قیام ۳۲ دن رہتا تھا۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ صرف ۱۹۱۶ء میں ۱۸۴۳ مریضوں کا علاج ہوا جن کے ۴۲ ۱۳۹۲ روز صرف شراب نوشی کی بدولت ضائع ہوئے۔ مگر اس قانون کے نفاذ کے بعد ایک سال کے اندر یہ بارک بند ہو گئی اور کوئی مریض نہیں آیا۔ اس کمی کا یہ نتیجہ ہوا کہ زیر کثیر پس انداز ہوا اور افسران کو روپیہ اچھے مصارف میں صرف کرنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ پہلے کمی سرمایہ کی وجہ سے کبھی نہ کر سکے تھے۔

۲۶ ریاستوں اور ۷۰ شہروں کی تعداد اموات جو وہاں کی سالانہ کتاب میں شائع کی گئی ہے۔ ظاہر کرتی ہے کہ ۱۹۱۶ء میں جن مقامات میں شراب نوشی کی ممانعت نہ تھی وہاں اموات کا اوسط $16\frac{1}{4}$ فی ہزار آدمی تھا۔ مگر اس کے بعد اس کا اوسط صرف $\frac{12}{4}$ ہو گیا۔ اسی سال میں ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد اموات ۲۹ شہروں میں جہاں شراب خوری ہوتی تھی ۱۰۰ فی ہزار کے قدر تھی اور ۱۵ شہروں میں جہاں شراب خانے نہ تھے۔ ۸۲ فی ہزار رہ گئی یعنی ۲۵ اموات کم ہو گئیں۔ نیویارک میں ۱۹۱۸ء میں ان اموات کی تعداد ۱۲۵۶۷ تھی یعنی ۹۲ فی ہزار اور ۱۹۱۹ء میں ۱۰۶۳۹ ہو گئی۔ یعنی ۸۱ فی ہزار رہ گئی۔ اس فہرست اموات سے ظاہر ہو گیا کہ بچوں کی ہلاکت کا بڑا سبب یہی شراب نوشی ہو کہ بچوں کی زندگی پر اس کا خاندانی اثر پڑتا ہے۔ نیز کافی غذا کے میسر نہ آنے اور گندگی۔ بے پروائی۔ جہالت اور بعض اوقات بجائے دوا کے زہر کا استعمال کر لینے کی بنا پر بھی موت واقع ہوئی ہو۔ بقول ڈاکٹر ووڈہچنسن جو طبی مضامین کا ماہر ہے کہ آجکل بچے تندرست اور توانا نظر آتے ہیں اور پہلے کے مقابلہ میں نہ وہ ڈرتے ہیں اور نہ وہ جھکتے ہیں۔ اسکول میں ان کا چال چلن اور طرز عمل بہت اچھا پایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں اس کا انسداد بمقابلہ امریکہ کے بہت آسان ہے۔ کیونکہ اس کا پینا مذہب میں داخل تھا اور اسی وجہ سے ان لوگوں نے اس کی مخالفت کی کہ اس کو مذہبی مداخلت سمجھا۔ مگر ہمارے مذہب میں شراب پینے کی ممانعت ہو۔ اور ہمارا اتقامت وراثت ضرب المثل بنا ہوا ہو۔ اب جبکہ ابکاری کی پالیسی کو مدت گذر گئی جس میں ہندوستانیوں نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ ہماری قوم کے بہت کم آدمی ایسے ہیں جو شراب پیتے ہیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کی صورت حال اس کے برعکس تھی۔ ضروری ہے کہ مختلف صوبوں کی ابکاری کی آمدنی کا مقابلہ کر کے معلوم کیا جائے کہ یہ بدعادت کس طرح پھیلی۔ افسران سے جب ابکاری کی آمدنی کے اضافہ کی بابت دریافت کیا جاتا تھا تو جواب ملتا تھا کہ محکمہ کے حسن انتظام کی وجہ سے ناجائز کشید مسدود ہو گئی۔ اور اس طرح آمدنی میں اضافہ ہو گیا۔ مگر اب جواب ملتا ہے کہ لوگ فارغ البال ہیں اور اس وجہ سے شراب زیادہ پینے لگے ہیں۔ یہ حیلہ پیش کرنے والے یہ بھول گئے کہ ہندوستان میں غریب ہی طبقہ شراب نوشی میں بڑھا ہوا ہے۔ مثلاً بمبئی اور دیگر تجارتی مقامات کے مزدور پیشہ لوگ جو کہ نہایت غربت اور افلاس میں بسر اوقات کرتے ہیں۔ بمبئی کی بعض انجمنوں کی تحریرات اور رزولیوشن اس کی تائید میں میرے پاس آچکی ہیں نیز جب اس کے انسداد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو حکام مال مشکلات کا حیلہ پیش کرتے اور کہتے ہیں کہ ابکاری تمام دیگر آمدنیوں کا ۲۵ فیصدی حاصل کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی عجیب و غریب حالت کو دیکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ اس آمدنی کو دوسرے ذرائع سے پورا کر لیا جاوے۔ بڑے بڑے صوبوں میں ڈایرکل سسٹم (دو رخہ طریقہ) کے جاری ہونے سے ان مشکلات میں بجائے کمی کے مزید اضافہ ہو گیا اور جو محکہ جات وزرا کے تحت میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ ان محکموں میں محض ابکاری ہی ایک محکمہ ہے جس سے زیادہ آمدنی حاصل کی جارہی ہے۔ اور دوسرے محکموں میں استقدر بھی آمدنی نہیں جس قدر ان پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ہندوستان کے لیڈر بال گنگادھر تلک جو ۱۹۲۱ء میں فوت ہو گئے کہہ گئے ہیں کہ اس رواج نے ہندوستان کو عجب پیچ میں ڈال رکھا اور حیران بنا رکھا ہے۔

(باقی باقی)

کرسمس نمبر کے لئے نہایت عمدہ مضامین بہت جلد دفتر میں ارسال فرمائیں۔

ضرورت ۲/۴

بنہ شہر کے ورنیکولر مڈل سکول کے لئے جس میں ۲۰۰ لڑکے تعلیم پاتے ہیں دوسری جنوری ۱۹۲۵ء کے روز ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہو جو یا تو ایس۔ ایل سی ہو۔ یا میٹریکولیشن پاس ہو اور سرگرم مسیحی ہو۔ رہائشی مکان کے ساتھ تنخواہ مبلغ ۵۰ سے ۶۰ روپیہ تک حسب تجربہ ہوگی درخواستیں نقول اسناد کے ساتھ پادری اے۔ جی ہارڈی صاحب سی۔ ایم۔ ایس مشن بنہ شہر یو۔ پی کے پاس روانہ کرنی چاہئیں۔

ایک نادر موقع ۸/۶

یہ موقع ہرگز دوبارہ نہ دیا جائیگا

وے صاحبان جنکو سستے عمدہ و مضبوط قابل اطمینان اور پائیدار جوتے درکار ہوں اس موقع کو ہرگز کھو نہ دینگے۔ بلکہ فوراً نصف قیمت سے بھی کم قیمت پر خرید فرمائینگے قیمت تخفیف کر دینے کی غرض یہ ہے کہ منڈے جوتوں کا موجودہ اسٹاک فروخت ہو جائے۔ نصف سول تراشا لگا ہوا ہے۔ گورنمنٹی نمونہ اور ڈھنگ پر تیار کیا ہے۔ اصل قیمت مبلغ تین روپیہ لیکن اب صرف مشن ملازمین کے ہاتھ فی جوڑ جوتا مبلغ عہ کو فروخت کیا جائیگا۔ لہٰذا اپنے پریچروں ٹیچروں۔ اسکول کے طلباء کیلئے طلب فرمائے رعائتی قیمت عہ موجودہ مال فروخت ہو جانے کے بعد اس نرخ پر ہرگز آرڈرس ریج بطرز نہ کو جائینگے

نوٹ۔ ہمارے کارخانہ میں علاوہ منڈے جوتے کے ہر قسم کا دیگر چمڑے کا سامان یعنی جوتے۔ بوٹ۔ انیشن بوٹ بیلٹ۔ جنیة بیگ۔ سوٹ کیس بستربند۔ ہولڈآلس۔ چمڑے کے ٹرنک۔ بندوق کے غلاف۔ زین و سامان۔ ہر قسم کے برش گھوڑے و گاڑی کا سامان یعنی ڈیرے و دری۔ ہر قسم کے خیمے وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و کم قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ اسکول کے طلباء و یتیم خانہ کے واسطے خاص رعایت کی جاتی ہے۔

آرمی پولیس اکوپمنٹ سپلائی کمپنی کانپور

اُردو ٹریکٹ

مسیح کا نمونہ

(۱ و ۲) تمہید و خاندانی تعلقات میں۔ صفحہ ۲۳۔ ۲ پائی

(۳) ملکی تعلقات میں۔ ندارد

(۴) کلیسیا کی شراکت میں صفحہ ۳ پائی

(۵) دوستی میں " "

(۶) لوگوں سے ملنے جلنے میں " "

(۷) دعا کرنے میں " "

(۸) پاک نوشتوں کے مطالعہ کرنے میں صفحہ "

(۹) کام کرنے میں " "

(۱۰) دُکھ اُٹھانے میں " "

(۱۱) حب انسانی میں " "

(۱۲) روحوں کو اپنی طرف کھینچنے میں " "

(۱۳) وعظ کرنے میں " "

(۱۴) تعلیم دینے میں " "

(۱۵) مباحثہ کرنے میں " "

(۱۶) دردمندی میں " "

(۱۷) مسیح کی تاثیر میں " "

نوٹ۔ باقی الگ الگ ملسکتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا حصہ اکٹھے ہیں۔

ضرورت الہام و قواعد تحقیقات۔ ضرورت

الہام و قواعد تحقیقات پر نہایت ہی عمدہ فلسفیانہ ٹریکٹ صفحہ ۳۰ پائی

عورتوں کیلئے مس گرنفیلڈ صاحبہ کے ٹریکٹ

(۱) مائی بدھاں کی دوربین صفحہ ۸ ۶ پائی

(۲) بڑا اکرن ہے صفحہ ۸ ۱ پائی

(۳) میرا قرض کون بھریگا صفحہ ۷ ½ پائی

(۴) کھوئی ہوئی منگنی صفحہ ۱۵ ۲ پائی

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء بپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

ئیونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے اوپر تک سات روپیہ

کلاس فیس سرکاری کا ۳/۴ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا ۸ سے ۱۲ تک کر دو کو فول عہ سے ۲عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

